ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 19 مارچ 1965ء

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ

بنام

ڈی آر سنگھ

[پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے این وانچو اور وی رامسوامی، جسٹسز]

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (14، سال 1947)، دفعہ 33-درخواست-ٹریبونل سے درخواست کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا مزدور-انکار-جواز ہے یا نہیں۔

چونکہ درخواست گزار اور اس کے ملازمین کے درمیان متعلقہ وقت پر صنعتی ٹریبونل کے سامنے کچھ صنعتی تنازعات زیر التوا تھے، لہذا اپیل کنندہ نے دفعہ 33(2)(b) کے تحت ایک درخواست دائر کی جس میں کارروائی کی منظوری مانگی گئی تھی جو اس نے اپنے ملازم-(مدعاعلیہ) کے خلاف کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ درخواست گزار نے زور دیا کہ یہ درخواست انتہائی احتیاط کے طور پر دی گئی تھی اور وہ چاہتا ہے کہ ٹریبونل درخواست کی خوبیوں سے نمٹنے سے پہلے اس سوال پر غور کرے کہ آیا مدعاعلیہ متعلقہ صنعتی تنازعہ میں متعلقہ ملازم ہے یا نہیں۔ ٹریبونل کا خیال ہے کہ اگر اپیل کنندہ کو لگتا ہے کہ دفعہ 33 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے تو اسے درخواست واپس لینی چاہئے اور اس کے نتائج لینے چاہئیں۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں:

حکم ہوا کہ: ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائے گئے ابتدائی نکتے پر غور نہ کرنے میں غلطی کی کہ مدعاعلیہ مرکزی صنعتی تنازعہ سے متعلق مزدور نہیں تھا اور اس طرح اس کی طرف سے کی گئی درخواست غیر ضروری تھی۔[431 E]

یہ واضح ہے کہ موجودہ صورتحال میں، جہاں عدالتی فیصلے "اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ مزدور" کے الفاظ کی تعمیر پر مختلف ہیں، یہاں تک کہ اگر اپیل کنندہ یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ جس مزدور کے خلاف وہ کارروائی کر رہا ہے وہ اہم صنعتی تنازعات سے متعلق مزدور نہیں ہے، تو یہ اپنے لئے مذکورہ نقطہ کا فیصلہ کرنے کا خطرہ مول لینے سے انکار کرنا جائز ہوگا۔ ایک آجر کے لئے یہ جائز ہوگا کہ وہ دفعہ 33 کے تحت اپنے معاملے میں تعصب کے بغیر درخواست دے کہ دفعہ 33 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔[431 D-E]

مقدمہ قانون کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 423، سال 1964۔

دھن باد میں مرکزی حکومت کے صنعتی ٹریبونل کے 5 اکتوبر 1962 کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے درخواست نمبر 53، سال 1961 میں ریفرنس نمبر 45، 56، 63 اور 65 سال 1961 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس وی گپتے، سالیسٹر جنرل اور آئی این شروف۔

مدعاعلیہ کی طرف سے جتیندر شرما اور جناردن شرما۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس گجیندر گڈکر نے سنایا۔

گجیندر گڈکر، چیف جسٹس۔ یہ اپیل ہمارے فیصلے کے لئے ایک بہت ہی مختصر نکتہ اٹھاتی ہے۔ درخواست گزار دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ، جماڈوبا نے مرکزی حکومت کے صنعتی ٹریبونل، دھن باد (جسے بعد میں "ٹریبونل" کہا جاتا ہے) کے سامنے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (نمبر 14، سال 1947) کی دفعہ 33 (2)(b) کے تحت ایک درخواست دائر کی، جس میں اس نے اپنے ملازم، جواب دہندہ ڈی آر سنگھ کے خلاف کارروائی کرنے کی تجویز دی تھی۔ یہ درخواست اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی تھی، کیونکہ درخواست گزار اور اس کے ملازمین کے درمیان متعلقہ وقت پر ریفرنس نمبر 45، 56، 63 اور 65، سال 1961 کے تحت کچھ صنعتی تنازعات زیر التوا تھے۔ اس درخواست کی مدعاعلیہ نے مخالفت کی جس نے اپنا تحریری بیان داخل کیا۔

درخواست کی سماعت کے دوران اپیل گزار نے ٹریبونل کے سامنے درخواست دی کہ اگرچہ اس نے موجودہ درخواست کو انتہائی احتیاط کے طور پر پیش کیا تھا، لیکن اس کا معاملہ یہ تھا کہ دفعہ 32(2) کے تحت درخواست دینا ضروری نہیں ہے، کیونکہ مدعاعلیہ کو صنعتی تنازعات سے کوئی سروکار نہیں ہے جو اپیل کنندہ اور اس کے ملازمین کے مابین زیر التواء صنعتی تنازعات سے متعلق نہیں ہیں جن کا ہم پہلے ہی حوالہ دے چکے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، اپیل کنندہ چاہتا تھا کہ ٹریبونل اس سوال پر غور کرے کہ آیا مدعاعلیہ اس کی درخواست کی خوبیوں سے نمٹنے سے پہلے متعلقہ صنعتی تنازعات سے متعلق ایک مزدور تھا۔ درخواست گزار کا مقدمہ یہ تھا کہ دفعہ 33 کے اطلاق کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ جس مزدور کے خلاف آجر دفعہ 33(2) کے تحت کارروائی کرنا چاہتا ہے، وہ اہم صنعتی تنازعات میں متعلقہ مزدور ہونا چاہئے۔ اگر وہ اتنا متعلقہ نہیں ہے، تو دفعہ 33(2) لاگو نہیں ہوگی۔ کسی بھی پیچیدگی سے بچنے کے لئے اور خود کو اس الزام سے بچانے کے لئے کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 33 کی خلاف ورزی کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ درخواست گزار نے احتیاطی اقدام کے طور پر ایک درخواست دی تھی۔۔ یہی وجہ ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ ٹریبونل اس کی اس دلیل پر غور کرے کہ دفعہ 33 ابتدائی نقطہ کے طور پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ ٹریبونل نے موقف اختیار کیا کہ اپیل کنندہ اس طرح کی دلیل نہیں اٹھا سکتا۔ اس نے کہا کہ اگر اپیل کنندہ کو لگتا ہے کہ دفعہ 33 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے تو اسے درخواست واپس لے لینی چاہئے اور نتائج لینے چاہئیں۔ اس نقطہ نظر پر عدالت نے اپیل گزار کی جانب سے دائر کی گئی عرضی پر غور کرنے سے انکار کر دیا اور درخواست کو قابلیت سے نمٹنے کی کوشش کی۔ نتیجتاً ٹریبونل اس بات سے مطمئن نہیں تھا کہ مدعاعلیہ کی برطرفی کے لئے بادی النظر میں ایک مقدمہ بنایا گیا تھا، اور لہذا، اس کارروائی کی منظوری نہیں دی گئی جو اپیل کنندہ مدعاعلیہ کے خلاف کرنا چاہتا تھا اور اس کے مطابق اس کی درخواست خارج کر دی گئی تھی۔ یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعہ اس عدالت میں آیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل سالیسیٹر جنرل کا کہنا ہے، اور ہم صحیح سمجھتے ہیں کہ ٹریبونل نے اس ابتدائی نکتے پر غور نہ کرنے میں غلطی کی تھی کہ آیا دفعہ 33 اس معاملے کے حقائق پر لاگو ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ واضح ہے کہ موجودہ صورتحال میں اگر اپیل کنندہ یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ جس مزدور کے خلاف وہ کارروائی کر رہا ہے وہ اہم صنعتی تنازعات سے وابستہ مزدور نہیں ہے، تو یہ اپنے لئے مذکورہ نکتے کا فیصلہ کرنے کا خطرہ مول لینے سے انکار کرنے

میں حق بجانب ہوگا۔اپیل کنندہ جیسے آجر کے لئے یہ جائز ہوگا کہ وہ دفعہ 33 کے تحت اپنے معاملے میں تعصب کے بغیر درخواست دے کہ دفعہ 33 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ دفعہ 33(1) اور (2) میں "اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ کارکن" کے الفاظ کی تعمیر کے بارے میں سوال عدالتی فیصلوں کا موضوع رہا ہے اور اس نکتے پر مختلف ہائی کورٹس نے کسی حد تک متضاد رائے اختیار کی ہے۔ کچھ ہائی کورٹس نے نیو جہانگیر وکیل ملز لمیٹڈ، بھاونگر بمقابلہ این ایل ویاس و دیگراں([1]) کا حوالہ دیتے ہوئے مذکورہ الفاظ کو تنگ انداز میں پیش کیا، جبکہ دیگر نے ایسٹرن پلائی ووڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ ایسٹرن پلائی ووڈ مینوفیکچرنگ ورکرز یونین([2]) کے ذریعے ان پر وسیع تر تنقید کی۔ نیوٹن اسٹوڈیوز لمیٹڈ بمقابلہ ایتھیراجولو (ٹی آر) و دیگراں([3])، اور آندھرا سائنٹیفک کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ شیشاگیری راؤ (A).([4]). اس مسئلے کو آخر کار اس عدالت نے اپنے دو حالیہ فیصلوں میں حل کیا، یعنی نیو انڈیا موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ بمقابلہ مورس (کے ٹی)([5]) اور دیگودی کولیری بمقابلہ رام جی سنگھ([6])۔ اس مؤخر الذکر معاملے میں اس عدالت نے مختلف ہائی کورٹس کے متضاد عدالتی فیصلوں پر غور کیا اور "اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ کارکنوں" کے الفاظ کی وسیع تر تعمیر کی منظوری دی۔ جہاں عدالتی فیصلوں میں "اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ کارکنوں" کے الفاظ کی تعمیر کے بارے میں اختلاف ہو، تو یہ تجویز کرنا بے کار اور غیر معقول ہوگا کہ آجر کو اپنا ذہن بنانا چاہئے کہ آیا دفعہ 33 لاگو ہوتی ہے یا نہیں، اور اگر وہ سوچتا ہے کہ دفعہ 33 کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، تو اسے درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری طرف، اگر وہ سوچتا ہے کہ دفعہ 33 کا اطلاق ہوتا ہے، تو اسے درخواست دینی چاہئے، لیکن پھر اسے درخواست دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے کہ درخواست غیر ضروری ہے. ہماری رائے میں اس طرح کا نظریہ مکمل طور پر غیر منطقی اور غیر تسلی بخش ہے۔ لہٰذا، ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی جانب سے اٹھائے گئے ابتدائی نکتے پر غور نہ کرنے میں غلطی کی تھی کہ مدعاعلیہ اہم صنعتی تنازعات سے متعلق مزدور نہیں تھا اور اس طرح، اس کی طرف سے کی گئی درخواست غیر ضروری تھی۔

اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ اپیل کی خوبیوں سے نمٹنے کے لئے ہمیں کیا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ منطقی طور پر، قابلیت پر غور کرنے سے پہلے اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے ابتدائی نکتے پر ایک نتیجہ اخذ کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ اگر اپیل کنندہ یہ دلیل دینے میں درست ہے کہ مدعاعلیہ دفعہ 32(2) کے معنی کے اندر "اس طرح کے تنازعات سے متعلق کارکن" نہیں ہے، تو مدعاعلیہ کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی درخواست غیر ضروری ہوگی اور ٹریبونل میں مجوزہ کارروائی کو منظوری دینے یا مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ تاہم، موجودہ معاملے میں، ہم اس طرح کا راستہ اپنانے کی تجویز نہیں رکھتے ہیں. مدعاعلیہ کی خدمات ختم کرنے کا حکم 4 دسمبر 1961 کو جاری کیا گیا تھا اور اس کا اطلاق 9 دسمبر 1961 سے ہونا تھا۔ ٹریبونل نے 5 اکتوبر 1962 کو فیصلہ سنایا تھا اور جب اپیل حتمی طور پر نمٹانے کے لیے ہمارے سامنے آئی ہے تو مدعاعلیہ کی برطرفی کی تاریخ کو تین سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ فاضل سالیسیٹر جنرل نے منصفانہ طور پر تسلیم کیا کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں مدعاعلیہ کے خلاف برطرفی کے اپنے حکم کو نافذ کرنے کے لئے نہیں آیا ہے، تاکہ ٹریبونل کے سامنے اس کے ذریعہ اٹھائے گئے قانون کے نقطہ پر اس عدالت کا فیصلہ ہو۔ اس کے مطابق، ہم نے اپیل کنندہ کے حق میں اس نقطہ کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن مذکورہ حکم کی تاریخ اور موجودہ اپیل میں اپنا فیصلہ سنائے

جانے کی تاریخ کے درمیان طویل وقت گزرنے کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے کو ٹریبونل کے پاس واپس بھیجنا غیر مناسب اور غیر منصفانہ ہوگا کہ وہ اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے ابتدائی نکتے کا فیصلہ کرے کہ آیا مدعاعلیہ اس طرح کے تنازعات میں ملوث کارکن ہے یا نہیں۔ ایکٹ کی دفعہ 33(2) یہی وجہ ہے کہ اگرچہ ہم نے ابتدائی نکتے پر ٹریبونل کے فیصلے کو پلٹ دیا ہے، لیکن ہم اس مقدمے کو مزید زندگی دینے کی تجویز نہیں رکھتے ہیں۔

نتیجے میں، مدعاعلیہ کی برطرفی کی منظوری نہ دینے کے لئے ٹریبونل کے ذریعہ ریکارڈ کردہ نتائج کی خوبیوں کی جانچ پڑتال کیے بغیر، ہم ہدایت کرتے ہیں کہ اپیل ناکام ہوجاتی ہے اور خارج کردی جاتی ہے. اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا.

اپیل خارج کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.30 16.52
I attest to the accuracy and integrity of this document